## سوال

(78) مسلم عورت کا غیر مسلم کے ساتھ جج جیوری میں شامل ہونا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ازوئے شرح کیا کسی مسلمان جوان عورت کو غیر مسلم مرد ججوں کی جیوری میں شامل ہو کر عدالتی فیصلے کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ؟جب کہ وہ عورت قانون اور شریعت کا علم بھی نہ رکھتی ہو؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعاً عورت کے لیے ویسے ہی جائز نہیں کہ عہد قضاء پر فائز ہو چہ جائیکہ غیر مسلم ججوں کے ساتھ بیٹھ کر فیصلے کرے مزید آنکہ قانون و شریعت سے عدم واقفیت بھی اہم ترین موانع سے ایک مانع ہے اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت قصاص وحدود میں گواہی نہیں دے سکتی تو پھر وہ جج کیسے بن سکتی ہے ؟فتح الباری 5/266 میں حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

واطلق ابن جریر وحجة الجمهور الحديث الصحيح ; « ما فلح قوم ولوا امورهم امراة » وقد تقدم ولان القاضي يحتاج الى كمال الراي وراي المراة ناقص ولا سميا في محافل الرجال ''

اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جج کے لیے مرد ہونا شرط ہے سوائے حنفیہ کے انہوں نے ۔

حدود کو مستثنیٰ قرار دیا ہے (یہ مرد کے ساتھ مخصوص ہیں البتہ مالی معاملات میں حنفیہ کے نزدیک عورت کی قضاء جائز ہے ) اور ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک علی الاطلاق جواز ہے جمہور کی دلیل صحیح حدیث ہے کہ جو قوم اپنے معاملات کا ذمہ دار عورت کو بنا دے وہ ناکام ہے (نظر الرقم المسلسل )(232) اور اس لیے بھی کہ جج کو کمال رائے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ عورت کی رائے ناقص ہے بالخصوص مردوں کی محافل میں ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

**فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ**

# ج1ص256

محدث فتویٰ